اطلاق نہیں ہو سکتا۔

۵۔ نہایت عمدگی سے بیان کے مطابق ہبوطِ آدم سے مراد انسان کا زمین پر رہنا ہے۔ تو کیا ہبوط سے پہلے کی زندگی (یعنی جنت یا بچپن کی زندگی) میں انسان زمین پر نہیں رہتا؟ پھر یہ ہبوط کیا ہوا؟

سو یہ ہیں سرسید مرحوم کی تاویلات کے نمونے۔ پھر آپ نے ان تاویلات میں جو ذہنی کاوش فرمائی اُس کی ہم داد ہی دیں گے۔ کیونکہ ان تاویلات سے آپ نے ہر بات کو مطابق فطرت بھی کر دکھلایا ہے اور ڈاروِن کے نظریۂ ارتقاء کے مطابق بھی۔ قرآنِ کریم میں ایسے اسرار و رموز کی حکمت آپ یہ بیان فرماتے ہیں کہ:

"اصل یہ ہے کہ ان آیتوں میں خدا تعالیٰ انسان کی فطرت کو اور اس کے جذبات کو بتلاتا ہے اور جو قوائے بہیمیہ اس میں ہیں۔ ان کی بُرائی یا ان کی دشمنی سے اس کو آگاہ کرتا ہے مگر یہ ایک نہایت دقیق راز تھا۔ جو عام لوگوں کے اور اونٹ چرانے والوں (یعنی صحابہؓ) کے فہم سے بہت دُور تھا۔ اس لیے خدا نے انسانی فطرت کی زبانِ حال سے، آدم و شیطان کے قصے، خدا اور فرشتوں کے مباحثہ کے طور پر اس فطرت کو بیان کیا ہے تاکہ ہر کوئی خواہ اس کو فطرت کا راز سمجھے، خواہ فرشتوں اور خدا کا مباحثہ، خواہ شیطان و خدا کا جھگڑا، اصلی عقیدہ حاصل کرنے سے محروم نہ رہے۔ اس پر عام و خواص، سمجھ دار اور ناسمجھ، جاہل و عالم کا یکساں قرآن مجید سے مقصد پانا درحقیقت بہت بڑا معجزہ قرآن کا ہے۔"

(انجام آتھم ص ۲۴ (حاشیہ)

ترجمان کے ایک دیرینہ رفیق نصر اللہ دفتری گزشتہ ماہ اللہ کو پیارے ہو گئے!

مرحوم نے اہلحدیث اخبارات و رسائل کی مدّت مدید تک خدمت کی — وہ مزدوری صرف بائینڈنگ (تجلید) کی لیتے تھے، لیکن اپنے خدمتِ دینی کے جذبہ کی بنا پر وہ کاغذ کی خریداری، پریس کو پرچہ جلدی چھاپنے کی تاکید — حتیٰ کہ انتظامیہ کو بھی یہ یاددہانی کہ "پرچہ لیٹ ہو رہا ہے" اپنے فرائض میں شامل کر چکے تھے۔

مرحوم پر جب دِل کا جان لیوا حملہ ہوا، اُس وقت بھی وہ ترجمان الحدیث کے جون کے شمارہ کی تیاریوں میں مصروف تھے۔

اللہ ربّ العزت کی بارگاہ میں ہم دستِ بدعا ہیں کہ وہ مرحوم کی جملہ انسانی کوتاہیوں سے درگزر فرماتے ہوئے انھیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ اور اُن کے پس ماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ❖